

## 88180-اگر تصویر حرام ہے تو پھر ٹیلی ویژن اور ویڈیو دیکھنا کیسے جائز ہوا؟

### سوال

مجھے ایک بھائی نے کہا کہ فوٹو گرافی حرام ہے، چنانچہ میں نے اس مسئلہ کے متعلق علماء کرام کے فتاویٰ جات کا مطالعہ کیا تو اس کی حرمت میں اختلاف پایا، لیکن جس پر میں مطمئن ہوں اور جس کو تسلیم کرتا ہوں وہ مستقل فتویٰ کمیٹی اور شیخ ابن بازرحمہ اللہ کا فتویٰ مانتا ہوں۔

اب میرے نزدیک یہ بات طے شدہ ہے کہ ہر قسم کی تصویر حرام ہے، لیکن ضرورت و حاجت والی تصویر جائز ہوگی، اور کسی بھی قسم کی تصویر سنبھال کر رکھنا حرام ہے، مگر ضرورت والی نہیں، اور جو شخص اپنی تصویر بنانا قبول کرتا ہے وہ مصور کے حکم میں ہی آتا ہے، کیونکہ وہ تصویر بنانے پر راضی ہے۔ لیکن شیخ ابن بازرحمہ اللہ کے فتویٰ کے مطابق ٹیلی ویژن اور ویڈیو دیکھنا جائز ہے، تو میر اسوال اور مجھے اشکال یہ ہے کہ: تصویر کو حرام کرنے والے (مثلاً شیخ ابن بازر اور مستقل فتویٰ کمیٹی) ہاں کیا تصویر دیکھنا جائز ہے (یعنی وہ تصاویر جو برائی سے خالی ہوں) اور بغیر کسی ضرورت کے دیکھی جائیں، یعنی صرف تفریح کی خاطر، چاہے اس تصویر کو بنانے کا وسیلہ کوئی بھی ہو؟

اور اگر جائز ہے تو میں اس کے درمیان اور برائی سے منع کے درمیان جمع کیسے کر سکتا ہوں، کیونکہ تصویر ایک برائی ہے، اور اسے روکنے کا کم از کم درجہ دل سے براجانا ہے۔ تو اس طرح میں اس کی طرف دیکھوں بھی نہ اور جہاں تصویر ہے وہاں سے دور رہوں، اور اگر مجھے کوئی شخص ویڈیو کپ دیکھائے تو میں اسے دیکھنا بھی قبول نہ کروں، جناب والا آپ سے گزارش ہے کہ اس اشکال کا حل پیش کریں، اور مجھے بتائیں کہ آیا میں صحیح طرف جا رہا ہوں یا غلط سمت میں؟

### پسندیدہ جواب

اول:

آپ نے جو بیان کیا ہے کہ فوٹو گرافی ہے، اور بغیر کسی ضرورت اور حاجت تصویر رکھنی حرام ہے، اور اگر برائی اور بے جایی سے خالی ہو تو ٹی وی اور ویڈیو دیکھنا جائز ہے، یہ اہل علم کی ایک جماعت جن میں شیخ ابن بازرحمہ اللہ اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام شامل ہیں۔

دوم:

اور آپ نے جس اشکال کا ذکر کیا ہے اس کے متعلق شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے جواب دیا اور یہ بیان کیا ہے کہ تصاویر ویڈیو وغیرہ کی ریل پر ہنی ہوتی ہوئی ہیں جن کا نہ تو کوئی مظہر ہے اور نہ ہی منظر ہے، یعنی وہ ظاہر نہیں ہوتی اور نہ ہی دیکھی جاتی ہیں بلکہ وہ مقاطلی طیبی لہریں اور شعائیں ہیں اس لیے جو کمیرہ کے ساتھ تصاویر بنانے کو جائز نہیں سمجھتے انہوں نے ویڈیو کو جائز قرار دیا ہے۔

شیخ رحمہ اللہ کستہ ہیں:

”موجودہ نئے طریقہ سے تصویر کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

نہ تو اس تصویر کا کوئی مشدہ ہو اور نہ ہی مظہر، جیسا کہ مجھے ویڈیو کی ریل میں موجود تصاویر کے متعلق بتایا گیا ہے، تو اس کو مطلقاً کوئی حکم حاصل نہیں، اور نہ ہی مطلقاً یہ حرمت میں داخل ہوتا ہے، اس لیے جو علماء کا غذپر فوگرافی سے منع کرتے ہیں ان کا کہنا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں، حتیٰ کہ یہ سوال کیا گیا:

آیا مساجد میں دیے جانے والے دروس اور لیپکر کی تصویر بنانی جائز ہے؟

تو اس کے جواب میں رائے یہی تھی کہ ایسا نہ کیا جائے، کیونکہ ہو سکتا ہے یہ چیز نمازیوں کے لیے تشویش کا باعث ہو، اور ہو سکتا ہے منظر بھی لائق نہ ہو

دوسری قسم:

کاغذ پر موجود تصویر.....

لیکن یہ دیکھنا باقی ہے کہ: جب انسان مباح تصویر بنانا چاہے، تو اس میں مقصد کے اعتبار سے پانچ احکام جاری ہونگے، لہذا اگر اس نے کسی حرام پہنچ کا تھد کیا تو یہ حرام ہو گی، اور اگر اس سے واجب مقصود ہو تو یہ واجب ہے، کیونکہ بعض اوقات تصویر واجب ہو جاتی ہے، اور خاص کر متحرک تصویر، مثلاً جب ہم دیکھیں کہ کوئی شخص جرم کر رہا اور اس جرم کا تعلق حقوق العباد سے ہے یعنی وہ کسی کو قتل کر رہا ہے اور ہم اس کو تصویر کے بغیر ثابت ہی نہیں کر سکتے، تو اس وقت تصویر بنانی واجب ہو گی۔

اور خاص کر ان مسائل میں جو معاملات کو مکمل کنٹرول کرتے ہیں، کیونکہ وسائل کو احکام مقاصد حاصل میں، اگر ہم اس خوف اور خدشہ کی بنابریہ تصویر بنائیں کہ کہیں مجرم کے علاوہ کسی اور کو اس جرم میں نہ پھنسا دیا جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ تصویر بنانا مطلوب ہو گا، اور اگر تفریح کی بنابریہ تصویر بنانی جائے تو بلاشک و شبہ یہ حرام ہے۔ انتہی۔

دیکھیں: الشرح المختصر (197/2-199).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (10326) اور (13633) اور (20325) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔